عوامی غلط فہمیاں
اور
ان کی اصلاح

مصنف
مولانا تطہیر احمد رضوی

تصحیح ترتیب جدید
محمد رضاء الحسن قادری

دارالاسلام ۔ لاہور
0321-9425765

عوامی غلط فہمیاں

اور

اُن کی اِصلاح

مصنف

مولانا تطہیر احمد رضوی بریلوی

مُدَّظِلُّہُ العَالِی

ترتیب جدید وتصحیح

محمد رضاء الحسن قادری

غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ

دارُالاسلام

جامع مسجد ومحلہ رُوحی، اندرون بھاٹی دروازہ، لاہور-5400

فون: 0321-9425765

نفاس کی مدت

اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد جب تک چلہ پورا نہ ہو چاہے خون آنا بند ہو گیا ہو نہ نماز پڑھیں، نہ روزہ رکھیں اور نہ اپنے کو نماز کے لائق جانیں۔ یہ محض جہالت ہے۔ جب نفاس یعنی خون آنا بند ہو جائے اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں اور اگر نہانا نقصان دہ ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھیں۔

اوجھڑی کھانا

اوجھڑی اور آنتیں کھانا جائز نہیں۔ قرآنِ کریم میں ہے:

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ۔ (الاعراف:۱۵۷)

''اور وہ نبی گندی چیزیں حرام فرمائیں گے''۔

''خبائث'' سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کے کھانے سے سلیم الطبع لوگوں کو گھن آئے۔ ایسے لوگ آنتیں وغیرہ کھانے کو مکروہ جانتے ہیں، کیوں کہ یہ گندی چیزیں ہیں۔ لہٰذا ان کا کھانا بھی جائز نہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ''فتاویٰ رضویہ'' (جدید ۲۰/۱ ۲۳۴-۲۴۱) میں حلال جانوروں کے اُن 22 اجزا کا ذکر کیا ہے جن کا کھانا حرام ہے۔

ہاتھ اُٹھا کر یا صرف اِشارے سے سلام کا جواب دینا

سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے میں آج کل بغیر منہ سے جواب دیے صرف ہاتھ سے اشارہ کر دینا یا تھوڑا سا سر ہلا دینا کافی سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح سلام کرنے سے سلام کی سنت ادا نہیں ہوتی اور اگر کسی نے سلام کیا اور اُس کے جواب میں صرف اشارہ کیا منہ سے وعلیکم السلام یا وعلیک السلام نہ کہا تو گنہ گار بھی ہوا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''بندگی آداب، تسلیمات وغیرہ الفاظ سلام سے نہیں اور صرف ہاتھ اُٹھا دینا کافی نہیں جب تک اس کے ساتھ کوئی لفظ سلام نہ ہو۔'' (فتاویٰ رضویہ ۱۰/۱۶۸)

اولیاء اللہ کی تصویریں گھروں میں رکھنا

آج کل بزرگانِ دین کی جھوٹی اور خیالی تصویریں گھروں، دکانوں میں رکھنے کا بھی رواج ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ اپنے پیروں یا دوسرے بزرگوں کی تصویریں فریم میں لگا کر گھروں میں سجا رکھتے ہیں اور ان پر مالائیں ڈالتے، اگربتیاں سلگاتے ہیں۔ بعض جاہل ان کے سامنے مشرکوں، بت پرستوں کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ اُمور سخت ترین حرام بلکہ کفر انجام ہیں اور یہ ہاتھ باندھ کر تصویر کے سامنے کھڑا ہونا، اُن پر پھول اور مالائیں ڈالنا؛ یہ کافروں کا کام ہے۔

سیّدی اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

''اللہ عزوجل ابلیس کے مکر سے پناہ دے، دنیا میں بت پرستی کی ابتدا یوں ہی ہوئی کہ اچھے اور نیک لوگوں کی محبت میں اُن کی تصویریں بنا کر گھروں اور مسجدوں میں تبرکاً رکھ لیں، دھیرے دھیرے وہی معبود ہو گئیں۔'' (فتاویٰ رضویہ ۱۰/۳۷)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ ''وَدّ''، ''سُواع''، ''یغوث''، ''یعوق'' اور ''نسر'' جن کی مشرکین پرستش کرتے تھے اور اُن کا ذکر قرآن کریم میں بھی آیا ہے یہ سب قوم نوح کے نیک لوگ تھے۔ ان کے وصال ہو جانے کے بعد قوم نے ان کے مجسمے بنا کر اپنی نشست گاہوں میں رکھ لیے اس وقت صرف محبت میں ایسا کیا گیا تھا لیکن بعد کے لوگوں نے ان کی عبادت اور پرستش شروع کر دی۔

ماہِ صفر کا آخری بدھ

بعض جگہ صفر کے مہینے کے آخری بدھ (آخری چہار شنبہ) کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض سے شفا پائی تھی لہٰذا اس دن خوشی مناتے ہیں، کھانے شیرینی وغیرہ کھاتے کھلاتے ہیں، باغات اور پارکوں کی سیر کو جاتے ہیں اور کہیں پر لوگ اس کو منحوس خیال کرتے ہیں۔ برتن توڑ ڈالتے ہیں حالاں کہ یہ سب فضول کام ہیں، نہ اس دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مرض سے صحت یابی کا کوئی ثبوت ہے اور اس دن کو منحوس خیال کر کے برتنوں کو توڑنا فضول خرچی اور گناہ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ۱۰/۱۱۷)